

<https://primeurdunovels.com/>



دلِ قرار

از: پلوشہ اکبر



ایک سادہ لباس لڑکی خوبصورت انداز میں دوپٹہ پہنے گھر سے کالج کے لیے گھر سے باہر نکلی اپنی دوست کے ساتھ کالج میں اس کی اسٹیڈی کا ایک ایر رہتا تھا وہ بھی چند ماہ میں مکمل ہونے والا تھا۔

وہ بہت ہی سادگی پسند خوبصورت سی لڑکی اقراء اس کے ماں باپ بھی سادہ مزاج اور ایک نارمل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اقراء کی منگنی ان کے خاندان میں ان کے ماموں کے بیٹے حذیفہ سے ہوئی تھی۔ ان کے گھر والوں کا فیصلہ تھا کہ اقراء کی اسٹیڈی مکمل ہونے کے بعد ان کی شادی کر دی جائے اقراء گھر کی بڑی بیٹی تھی اس کی دو بہنیں اور بھی تھیں سکینہ اور نمرہ وہ بھی اسٹیڈی کر رہی تھی اقراء گھر کی بڑی بیٹی ہونے کے ساتھ اپنی امی کے ساتھ گھر کے کام کاج بھی کرواتا تھی۔ ایک دن اقراء کالج سے گھر کی طرف جا رہی تھی کہ راستے میں اس کی ایک کار سے ٹکر ہوتے ہوئے بچی۔ جس میں ایک خوبصورت نوجوان کالا لباس پہنے بائیں ہاتھ میں سادہ گھڑی باندھے کالے بال گولڈن آنکھیں سفید رنگ جس کا نام جہازیب تھا۔ وہ کار میں بیٹھا ہوا جیسے ہی اس کی نظر اقراء کی طرف گئی وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا مانو جیسے اس کا دل اس کے پاس ہی رہ گیا ہو اقراء نے جہازیب کی طرف دیکھا ہی نہیں وہ گھبرا کر ہٹ گئی اور اپنی دوست کی طرف بڑی شکر ہے بچ گئی ورنہ آج تو میری ٹانگیں ہی ٹوٹ جاتی کار سے ٹکرا کر وہ نرگس سے بولی اقراء اپنے گھر پہنچی کل سے اس کے لاسٹ ایئر کے پیپرز اسٹاٹ ہو رہے تھے۔ خیر وہاں جہازیب کی آنکھوں میں اقراء اس طرح سمائی ہوئی تھی کہ اس کو اب کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا جس کی وجہ سے ایک گاڑی سے ٹکر ہوتے ہوئے سکندر کی وجہ سے بچی جو کہ جہازیب کے ساتھ کار میں بیٹھا ہوا تھا۔

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

جہازیب ایک بہت ہی امیر لڑکا تھا اس کے ماں باپ کی بہت سی کمپنیاں پاکستان میں تھیں جن کی ساری ذمہ داریاں جہازیب اٹھاتا تھا جس کی عمر 22 سال کے قریب تھی وہ چائے سے ماسٹر کر کے آیا تھا اس کے ماں باپ چائے کے مشہور شہر بوسان میں رہتے تھے جہاں پر ان کا مین بزنس تھا۔ اور جہازیب اور اس کا دوست سکندر گھر پہنچ ہی گئے تھے۔ اب رات ہونے کو آئی جہازیب اقراء کی آنکھوں میں کھویا کروٹے بدل رہا تھا اور وہاں اقراء اپنے کل کے پیپر کی تیاری کر رہی تھی رات کے

2 بجنے والے تھے اقراء کو نیند آرہی تھی اس کی امی مہناس بیگم پانی پینے کے لئے اٹھی تو اس نے اقراء کے کمرے میں جا کر دیکھا تو اقراء پیپر کی تیاری میں مصروف تھی مہناس بیگم نے خوبصورت انداز میں اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا سو جا اقراء صبح پیپر کیسے دے گی اقراء نے نرم انداز میں کہا ہاں بس سونے ہی جا رہی تھی ایک صفحہ دوہرا کر۔ دوہرا کر اقراء سونے لگتی ہے تو مہناس بیگم بھی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہیں۔ اور وہاں جہازیب کو نیند ہی نہیں آرہی تھی رات کے چار بج جاتے ہے صبح ہو جاتی ہے اقراء کالج پہنچ جاتی ہے اور جہازیب ابھی سو ہی رہا ہوتا ہے وہاں اس نوکر فیمدہ بیگم جس نے اس کی پرورش کی تھی بچپن سے اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ فیمدہ بیگم جہازیب کے کمرے میں آئی اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا چھوٹے بابا آج آپ اب تک سو رہے ہیں صبح کے 11 بج رہے ہیں طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی؟ ورنہ آپ صبح 8 بجے تیار ہو کر آفس چلے جاتے ہے۔ جہازیب نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا کیا! 11 بج رہے ہیں وہ اٹھا اور تیار ہو کر اقراء کے کالج کے راستے پر گیا اور اقراء کا انتظار کرنے لگا فکس 12 بجے اقراء کا پیپر ختم ہوا اور اقراء کالج سے نکلی جہازیب کار میں بیٹھا دور سے اقراء کو دیکھتا رہا اور وہ اس کی نظر سے او جھل ہو گئی اقراء گھر پہنچ گئی تھی اور جہازیب آفس جا رہا تھا آفس میں پہنچ کر اس سے سکندر ملا۔ سکندر نے جہازیب سے کہا کہ آج کل تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ سکندر جہازیب کا کزن اور بہت ہی قریبی دوست بھی تھا یہ دونوں مل کر بزنس سنبھال رہے تھے۔ جہازیب نے بات ختم کرتے ہوئے کہا کچھ نہیں رات میں نیند نہیں آ

رہی تھی اس وجہ سے دیر میں اٹھا۔ سکندر نے کہا اچھا۔۔۔ پھر وہ آفس میں بھی کھویا کھویا سا تھا جو سکندر نوٹ کر رہا تھا۔ کل سے ایسے ہی جہازیب گھر آیا اور اقراء کی سوچ میں گم سم سا تھا آج اقراء کا آخری پیپر تھا جہازیب اقراء کو دیکھنے آیا اور آج اقراء کا کزن حذیفہ بھی آیا تھا اس کو لینے جہازیب دیکھتا رہا کہ آج اس کو لینے اس کا کزن آیا ہے۔ اور آج جہازیب کا موٹر کر حذیفہ کے پیچھے اقراء کے گھر تک گیا وہ لوگ گھر پہنچ گئے اور جہازیب وہی سے آفس کے لئے چلے گیا وہاں سکندر جہازیب کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اس نے اس سے پوچھ ہی لیا آخر کیا بات ہے جہازیب بتاؤں مجھے کسی لڑکی کے چکر میں تو نہیں پڑ گئے ہو۔ وہاں جہازیب کا دل حذیفہ کو دیکھ کر مرجھا گیا تھا آخر میں جہازیب نے سکندر کو اقراء کے بارے میں بتا دیا اس پر سکندر مسکرا کر بولا بس اتنی سی بات ہے تمہیں ایک لڑکی پسند آگئی ہے میں تمہیں اس کا بائو ڈیٹا نکال کر دیتا ہوں جس کا ج کام نے بتایا ہے وہاں کا پرنسپل میرا دوست ہے وہ دوسرے دن ڈیٹا نکال کر جہازیب کے پاس پہنچ جاتا ہے اس طرف حذیفہ اور اقراء کا نکاح اقراء کے رزلٹ والے دن ہونا ہوتا ہے جیسے ہی یہ بات جہازیب کو معلوم ہوئی مانوں جیسا اس پر قیامت ہی گزر رہی ہو وہ بہت ڈپریشن میں مبتلا ہو گیا اور اس پر اقراء کا بھوت اس طرح سوار ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ ایک پل بھی اقراء کے بغیر نہیں رہ سکتا وہ سکندر سے کہتا ہے مجھے نہیں پتا کچھ بھی کروں مجھے اقراء چاہیے ورنہ میں اس کے بغیر نہیں جی سکتا اب اس کی دیوانگی کا یہ عالم تھا کہ اس کو رات میں نیند ہی نہیں آتی سکندر بہت پریشان ہو جاتا ہے

جہازیب کی یہ حالت دیکھ کر۔ آخر وہ دن آ ہی جاتا ہے جس دن حذیفہ اور اقراء نکاح ہونا ہوتا ہے اور وہاں سکندر نے ایک منصوبہ بھی تیار کیا ہوتا ہے جس میں بہت سی سکیورٹی فورسز بھی سکندر اور جہازیب کے ساتھ حذیفہ اور اقراء کے نکاح میں جانے والی ہوتی ہے وہاں اقراء تیار ہو رہی تھی وہاں سے سکینہ بولتی ہے آج تو ہماری باجی بہت خوبصورت لگ رہی ہے بس کسی کی نظر نہ لگے لیکن یہاں اس معصوم سی لڑکی کو کیا معلوم تھا کہ اس کا نکاح کس کے ساتھ ہو گا خیر جیسے ہی اقراء کو لایا ایک سمت سے زوردار آواز آئی جو کہ ایک پسٹل کے فائر کی تھی نکاح میں جو بھی مہمان آئے ہوئے تھے وہ سب کے سب سہمے ایک سمت کھڑے تھے سکندر آگے آ کر حذیفہ کے سر پر پسٹل رکھ کر کہتا ہے کھڑے ہو جاؤ اور دلہن کو صوفے پر بیٹھاؤ ورنہ میں اس کو مار دوں گا سب ڈر گئے تھے اقراء کو صوفے پر بیٹھایا گیا اور جہازیب سے نکاح کا کہا گیا قاری صاحب نکاح شروع کرے اقراء کا برا حال تھا وہ پوری طرح کانپ رہی تھی اتنے میں اقراء کے والد کی آواز آئی رک جاؤ یہ کیا کر رہے ہو سکندر نے جواباً کہا کہ نکاح کے لیے بول رہا ہو پر کیوں اقراء کے والد نے کہا سکندر نے کہا اگر آپ مجھے روکے گے تو میں حذیفہ کو فائر سے اڑا دوں گا اتنے میں حذیفہ کے والد کہتے ہیں میرے بیٹے کو چھوڑ دو سکندر نے کہا پہلے نکاح کروا دو پھر چھوڑ دو گا سب سہمے ہوئے تھے کوئی آگے نہیں آیا اقراء تو جہازیب کو تو دور کی بات وہ اسے تو اس کا نام بھی نہیں معلوم تھا۔ اب اقراء سے قلم بھی نہیں اٹھایا جا رہا تھا اقراء ڈری ہوئی تھی خیر نکاح ہو گیا اقراء کا جہازیب کے ساتھ اب اقراء جہازیب نے

ہاتھ پکڑا اور باہر کی سمت کھینچا اتنے میں اقراء کے والد بولے پلینز میری بیٹی کو چھوڑ دو ایسا مت کرو
 اقراء کو اپنے ساتھ نہیں لے کر جاؤ وہ جہازیب کی منت کرتے ہوئے بولے اتنے میں جہازیب نے کہا
 آپ گھبرائیں نہیں میں آپ کی بیٹی کو بہت خوش رکھوں گا میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں اقراء
 کے ابا منت سماجت کرتے رہے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہونے والا تھا جہازیب اقراء کو کار کے
 پاس لے کر گیا اور کار میں بیٹھا دیا جہازیب کار چلا رہا تھا اور سکندر پیچھے سکیورٹی فورسز کے ساتھ آ
 رہا تھا۔ جہازیب گھر پہنچا اقراء کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اس کو کار سے باہر نکالا اور گھر کے اندر لے گیا
 اقراء کا ڈر کی وجہ سے برا حال ہو رہا تھا۔ اقراء پوری طرح کانپ رہی تھی جہازیب نے اقراء کو نرم
 لہجے میں کہا یہاں ڈائینگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ فوراً کانپتے ہوئے بیٹھ گئی جہازیب نے فیمدہ بیگم
 کو پانی لانے کا کہا وہ جلدی سے اقراء کے لیے پانی لے کر آئی اقراء اس طرح کانپ رہی تھی جیسے
 ہی اس نے گلاس اٹھایا پانی کا فوراً ہی اس کے اس کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا اور سارا پانی گر گیا
 جہازیب اقراء کی طرف دیکھ کر نرم لہجے میں کہتا ہے دیکھو ڈرو مت میں تمہیں کچھ بھی نہیں کہوں گا
 تم آرام سے کمرے میں جا کر سو سکتی ہو میں نے تمہارے لئے روم میں میں کپڑے بھی رکھے ہیں
 تمہیں کوئی ڈسٹپ نہیں کرے گا جہازیب نے فیمدہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا فیمدہ بیگم اقراء کو روم
 میں لے کر گئی اقراء بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی فیمدہ بیگم اقراء کو روم دیکھا کر واپس اپنے کمرے میں
 واپس آئی اقراء پوری رات سو نہیں پائی۔ اتنا بڑا روم اقراء نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا اور اس کو بار بار

اپنے والدین کی یاد آ رہی تھی ساری رات اقراء کی ڈرتے ہوئے اور روتے ہوئے گزری۔ صبح کے چھ بجے اور اقراء کی آنکھیں بند ہو رہی تھی وہ نیچے زمین پر بیٹھے بیڈ پر سر لگائے رو کر سو گئی تھی اتنے میں جہازیب روم کی طرف آیا اس نے روم میں بیڈ پر اقراء کو نہ پایا تو وہ گھبرا گیا پھر اس نے ادھر ادھر نظر ماری تو ایک سائٹ پر زمین پر بیٹھے ہوئے بیڈ پر سر رکھ کر معصومیت سے سوتے ہوئے نظر آئی جہازیب کے دل نے پُر سکون سانس لی جہازیب اپنے قدم اقراء کی طرف بڑھاتے ہوئے اس نے اس کے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھا اقراء جو کہ ڈری سہمی سو رہی تھی وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور گھبراتے ہوئے بولی کو۔ کون۔ ہو۔ آپ۔ م۔ میں۔ تو۔ آ۔ آپ کو جا۔ جانتی بھی ن۔ نہیں پھر کیوں م۔ میرے پ۔ پیچھے پ۔ پڑے ہ۔ ہوئے ہیں آپ اقراء کی بات کا جہازیب جواب دیتے ہوئے بولا میرا نام جہازیب ہے اور میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر جی نہیں سکتا تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اقراء نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور بھاگ کمرے سے باہر نکل کر ڈائینگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی فیمدہ بیگم ڈائینگ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی اور اقراء کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر بولی کیا بات ہے بیٹا کچھ ہوا ہے کیا؟ اتنے میں جہازیب وہاں آ کر ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ گیا اور ناشتہ کرنے لگا اس نے اقراء سے کہا تم کیوں نہیں کر رہی ناشتہ اقراء نے ڈرتے ہوئے ڈائینگ ٹیبل پر سے اٹھتے ہوئے کہا مجھے بھوک نہیں اتنے میں جہازیب نے آٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا مجھے نہیں پتہ تم ناشتہ

کروغصے والے لہجے میں کہا جہازیب نے لیکن اقراء کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا اس نے اس کی بات ڈالتے ہوئے کہا مجھے بھوک نہیں ہے میرا ہاتھ چھوڑ دو۔ کیوں کہ اقراء معصوم کے ساتھ ساتھ ضدی لڑکی بھی تھی۔ جہازیب نے کہا جب تک تم کھانا نہیں کھاؤ گی میں تمہارا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا جہازیب نے اقراء کا ہاتھ زور سے پکڑا ہوا تھا کہ اقراء چھوڑوا کر بھی نہیں چھوڑوا پا رہی تھی اب اس کے ہاتھ میں درد ہو رہا تھا اس نے دوسرے ہاتھ سے بریڈ اٹھائی جس کی وجہ سے جہازیب نے اقراء کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور خاموشی سے دونوں ناشتہ کرنے لگے۔ اقراء دو بریڈ کھا کر کمرے میں چلی گئی اور جہازیب بھی ناشتہ کرنے کے بعد روم میں آیا اور اقراء سے کہنے لگا میں آفس جا رہا ہوں رات میں تیار رہنا ہمیں ڈیزر پر جانا ہے میرے دوستوں کے ساتھ اتنا بول کر جہازیب آفس کے لئے نکل جاتا ہے اور فیمدہ بیگم سے کہہ کر جاتا ہے کہ جب وہ آفس سے آئے تو اقراء کو تیار پائے تاکہ وہ اسے ڈیزر کے لیے لے کر جاسکے۔ اقراء اب جو بیڈ پر بیٹھی اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچتی اور رو بھی رہی تھی فیمدہ بیگم اقراء کے پاس آتی ہے اور بولتی ہیں بیٹا کیوں رو رہی ہو مجھے بتاؤں دلاسا دیتے ہوئے بولتی ہیں اقراء بھی خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی تو وہ فیمدہ بیگم کو رو کر اپنے دل کی بات کہتی ہے کہ کس طرح جہازیب سے اس کا نکاح ہوا سب سن کر فیمدہ بیگم اقراء سے کہتی ہے کہ جہازیب آپ سے بہت محبت کرتا ہے جب آپ کو جہازیب بابا نے پہلی بار دیکھا تو اس کا ایک دیوانے کی طرح حال ہو گیا تھا نہ کھانا کھاتے اور نہ ہی ان کو نیند آتی اس لیے

ان کے دوست نے آپ دونوں کا نکاح کروایا۔ لیکن جہازیب بہت اچھے انسان ہیں میں بچپن سے ان کے ساتھ ہوں وہ نرم دل اور خوبصورت انسان ہیں آپ پریشان مت ہوں آپ مجھ سے بات کر سکتی ہے۔ لو کھانا کھالیں فیمدہ بیگم کھانا لگاتے ہوئے بولی صبح بھی آپ نے ٹھیک سے ناشتہ نہیں کیا اقراء جو کل رات سے بھوکی تھی صبح بھی دو بریڈ کھائے تھے اس وجہ سے اس نے کھانا کھایا اور تھوڑا آرام کیا آرام کرنے کے بعد وہ ڈائینگ ٹیبل کی طرف آکر دیکھنے لگی کہ اتنا بڑا گھر تو اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ بس دیکھتی رہی اتنے میں فیمدہ بیگم اقراء کے پاس آئی اور بولی آپ کو کوئی کام ہے؟؟ مجھے بتائیں۔

اقراء نے نہیں میں سر ہلایا اور واپس روم میں چلے گئی۔ تھوڑی دیر بعد فیمدہ بیگم نے روم کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی وہ اقراء کے پاس آکر کہنے لگی اقراء بی بی آپ تیار ہو جائے چھوٹے بابا آتے ہی ہونگے آپ نے آج دعوت پر جانا ہے چھوٹے بابا کے دوستوں کے ساتھ اقراء نے کہا میں نے کہی نہیں جانا مجھے اکیلا چھوڑ دیں آپ۔ فیمدہ بیگم کے بار بار اسرار کرنے پر بھی اقراء کا یہی جواب تھا اتنے میں جہازیب آگیا اور فیمدہ بیگم سے پوچھنے لگا اقراء تیار ہوئی ڈیزر کے لیے فیمدہ بیگم نے ساری بات بتائی۔ جہازیب اقراء کے پاس گیا اور کہنے لگا کیا چاہتی ہو بتاؤ نرم لہجے میں کہا تیار کیوں نہیں ہوئی اب تک۔۔۔ اقراء بیڈ پر بیٹھی جہازیب کو دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر ڈرتے ہوئے کہنے لگی مجھے کہی نہیں

جہازیب اقراء سے پوچھتے ہوئے آخر کیوں نہیں جانا چاہتی اقراء کے پاس کوئی جواب نہیں تھا جہازیب نے اقراء سے کہا آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس میں باہر انتظار کر رہا ہوں آجاؤ میں دوبارہ نہیں بولوں گا سمجھ گئی تم جہازیب وہاں سے چلا گیا اور اقراء آنسو صاف کرتے ہوئے واش بیسن کے پاس گئی اقراء آدھے گھنٹے میں تیار ہو کر باہر نکلی جیسے ہی جہازیب کی نظر اقراء پر پڑی وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی اس کے بال کندوں سے نیچے جا رہے تھے خوبصورت انداز میں دوپٹہ کندھے پر لٹکائے ہوئے تھی۔ جہازیب بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا جہازیب نے اقراء کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔ اقراء اقراء جہازیب سے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جہازیب نے گاڑی میں بیٹھا کر ہی اس نے اقراء کا ہاتھ چھوڑا گاڑی میں جہازیب بھی بیٹھ گیا تھا اور اب وہ ایک شاندار ریسٹورینٹ جا رہے تھے اور اب وہ لوگ ریسٹورینٹ چہنچ گئے۔ اتنا خوبصورت ریسٹورینٹ اقراء نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا باہر سے اتنا خوبصورت لگ رہا تھا جب اندر گئے تو اقراء دیکھتے ہی دیکھتی رہ گئی وہاں پر سکندر بھی تھا اور اس کی گرل فرینڈ جس کا نام نیمل تھا وہ بھی موجود تھی وہ لوگ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے ایک مہینے کے بعد ان دونوں کی شادی ہونے والی تھی۔ وہاں پر جہازیب اور اس کے اور بھی دوست تھے ان لوگوں نے ایک شاندار ڈینر کیا اقراء نے پہلی مرتبہ اتنا خوبصورت ڈینر کیا تھا۔ وہ لوگ گھر جانے کی تیاری کر رہے تھے اقراء اور جہازیب کار میں بیٹھ گئے۔ جہازیب نے کار اسٹاٹ کرتے ہوئے بولا ویسے آج کافی مزہ آیا؟؟

اقراء نے جہازیب کی طرف دیکھا کیوں کہ اقراء اب جہازیب سے ڈر نہیں رہی تھی اور ہاں میں سر ہلا دیا اب وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے اقراء اور جہازیب روم میں گئے اقراء سے جہازیب سے کہا ویسے آج تم بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ شرمائی اور اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اتارنے لگی۔ اس کے بعد وہ بیڈ پر جا کر سو گئی۔ صبح اٹھی اور ناشتے کے لیے ٹیبل کی طرف گئی جہازیب سو رہا تھا اقراء نے اکیلے ہی بیڈ کر ناشتہ کیا۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ روم میں بیڈ پر بیٹھ گئی جہازیب بھی سو کر اٹھ چکا تھا وہ ناشتہ کرنے ٹیبل پر بیٹھا اتنے میں زوردار چیخ

کی آواز سن کر جہازیب گھبرا کر روم کی

طرف دوڑا اقراء بیڈ سے نیچے اتر کر باہر کی طرف دوڑی اور جہازیب روم میں داخل ہوا دونوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا اقراء نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ جہازیب کے اتنے قریب آ جائے گی جہازیب نے دونوں ہاتھوں سے اس کے بازو پکڑے اور گھبرا کر پوچھا کیا ہوا اقراء۔۔ اقراء کانپتی ہوئی آواز میں بولی کو۔۔ کو کروچ بیڈ پر کو کروچ وہ اقراء کی طرف مسکراتے ہوئے بولا کیا کو کروچ تم کو کروچ سے

ڈرتی ہو وہ اقراء کو ڈائینگ ٹیبل کی طرف اپنے ساتھ لے آیا۔ یہاں بیٹھ جاؤ اقراء کرسی پر اور فیمدہ بیگم سے روم کی اچھی طرح صفائی کرنے کا کہا اور وہ آفس کے لئے چلا گیا۔ اور آج اقراء اٹھ کر پورے گھر کا نظارہ کرنے میں مصروف تھی۔ اتنا بڑا گھر تھا اقراء کو سارا دن لگ گھر دیکھنے میں اتنے

بڑے بڑے روم تھے اقراء ان سب کو دیکھ کر حیران تھی۔ اب جہازیب کے گھر آنے کا وقت تھا جیسے ہی جہازیب گھر میں داخل ہوا اس نے اقراء کے بارے میں فیمدہ بیگم سے پوچھا کہ اقراء کہا پر ہے۔ فیمدہ بیگم نے اوپر والے روم کی طرف اشارہ کیا۔ تو جہازیب اقراء کے پاس روم میں پہنچا اقراء چونک اور ڈر کی وجہ سے جہازیب کے پھر سے قریب آگئی جب جہازیب کو اقراء نے دیکھا اس کی آنکھوں میں واقعی وہ اسے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اب جہازیب نے اقراء کا ہاتھ پکڑا اور وہ لوگ نیچے آگئے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ کر دونوں نے ڈینر کیا۔ سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا تھا۔ لیکن اقراء بہت گرم سم سی رہتی۔ آج صبح جہازیب جب اٹھا آفس کے لئے تیار ہو گیا اقراء اب تک نہیں اٹھی وہ روم میں اقراء کو دیکھنے آیا اقراء ابھی بھی سو رہی تھی اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ بہت زیادہ گرم ہو رہی تھی جہازیب نے اقراء کی وجہ سے آفس کی چھٹی کی۔ اور سارا دن اقراء کے پاس ہی رہا۔ اقراء سو کر اٹھی تو اس نے اقراء سے پوچھا اب تمہاری طبیعت کیسی ہے۔۔۔ اقراء نے نرمی سے جواب دیا۔ بہتر ہے۔ اقراء جہازیب کی طرف دیکھتی ہے تو جہازیب اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے کیا بات ہے اقراء کچھ پوچھنا چاہتی ہو۔ میں کچھ نہیں بس آپ سے ایک بات کرنا چاہا رہی تھی امید ہے آپ منع نہیں کریں گے کیا بات ہے ایسی جو میں تمہیں منع کرو گا۔ اقراء نے کہا آپ مجھے اماں، ابا سے ملو میں ان سے ملنا چاہتی ہو۔ اقراء کے آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جہازیب نے کہا یہ کیا کہہ رہی ہو۔ اسے غصہ آرہا تھا اقراء تم صرف میری ہو اقراء اب اگر تم

نے اس طرح کی کوئی بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ جہازیب کو ڈر تھا کہ اس نے اسے اپنے گھر والوں سے ملوایا تو وہ جہازیب کو بھول جائے گی اور اس طرف اقراء کی طبیعت دن بدن خراب ہو رہی تھی۔ اقراء دن بھر بے ہوش رہنے لگی تھی جیسے دیکھ کر جہازیب بہت پریشان تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اقراء کو اس کے گھر والوں کے پاس لے جانے کے لیے راضی ہو گیا اس نے اقراء سے کہا کہ کل تیار رہنا میں تمہیں تمہارے گھر والوں کے پاس لے کر جاؤنگا یہ سن کر اقراء کی خوشی کا کوئی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا دوسرے دن اقراء تیار ہوئی وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی وہ کار میں تھے اقراء وہ لڑکی تھی جو خاموش سی رہتی تھی آج وہ اتنا بول رہی تھی۔۔۔۔۔

جہازیب اقراء کے گھر پہنچ جاتا ہے اقراء کار سے اتر کر اپنی اماں کی طرف دوڑی اور گلے لگایا اماں، ابا اپنی بیٹی کو دیکھ کر بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ ان کی دوسری بیٹی سکینہ کی شادی حذیفہ سے ہوئی تھی۔ جہازیب نے جیسا سوچا تھا کہ وہ بدل جائے گی اپنے گھر والوں کو دیکھ کر ایسا کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ اسے اقراء جہازیب کی بھی تعریف کر رہی تھی۔ اب وہ لوگ بہت خوش نظر آ رہے تھے۔۔۔

جاری ہے